قربانی کے مسائل

www.KitaboSunnat.com

اُمِ عبدِ مُنیب

مشربہ علم و حکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قربانی کے مسائل

ام عبد منیب

مشربہ علم و حکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور
0321-4609092

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظة

نام کتاب ———— قربانی کے مسائل
اہتمام ———— محمد عبد منیب
ناشر ———— مشربہ علم وحکمت
اشاعت اول ———— ذی قعدہ ۱۴۳۰ھ
قیمت ———— 15:00

ناشر: مشربہ علم وحکمت (دار الشکر)
ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092 0300-4270553
ڈسٹری بیوٹر: دار الکتب السّلفیہ
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ فون: 042-37361505

☆ البلاغ Shop #: 4-LG لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ۔ لاہور
فون: 0300-8880450042-5717843
☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر i-8/4 اسلام آباد۔
فون: 0300-5148847

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فہرست

قربانی شعائر اللہ میں سے	5
قربانی کی روح اخلاص	6
قربانی کا وجوب	6
قربانی کا جانور	7
جانور کی عمر	7
اگر مسنہ نہ ملے	8
جانور کی جسمانی حالت	9
خریدنے کے بعد جانور میں عیب ہو جانا	10
حاملہ جانور کی قربانی	10
قربانی کرنے والے کے لیے حکم	11
جس نے قربانی نہ دینی ہو	11
گوشت کی تقسیم	12
قربانی کا گوشت ذخیرہ کرنا	14
کھالوں کا مصرف	16

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قربانی کے جانور کی اون	16
قربانی کا جانور فروخت کرنا	16
قربانی کے جانور کا تبادلہ	17
جانوروں میں قربانی کا حصہ	17
قربانی کا وقت	17
قربانی کا افضل وقت	18
ایک گھر کی طرف سے ایک قربانی یا میت کی طرف سے قربانی	18
میت کی طرف سے قربانی	19
قربانی کے لیے مالی حیثیت	20
سوچنے کی بات	20
قرض لے کر قربانی	21
حرام مال سے قربانی	21
قربانی کا بدلہ	22
قربانی کا جانور یا رقم دوسری جگہ پہنچانا	23
یورپی ممالک کے مسلمان اور قربانی	24

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قربانی

قربانی شعائر اللہ میں سے:

قربانی ان اعمال میں سے ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا شعائر قرار دیا ہے۔
سورہ حج میں قربانی کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

ذَالِکَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ عِنْدَ رَبِّهِ. [الحج: ٣٠]

”(یہ ہمارا حکم ہے) اور جو شخص ادب کی چیزوں کی جو اللہ نے مقرر کی ہیں عظمت قائم رکھے تو یہ اس کے رب کے ہاں اس شخص کے لیے بہت بہتر ہے۔“

شعائر شعیرہ کی جمع ہے، جس سے مراد کسی قوم کی وہ امتیازی علامات ہیں جن سے اس قوم کے دین کی پہچان ہو سکے۔ اسلام کے تمام شعائر خود اللہ تعالیٰ نے مقرر کیے ہیں اور ان میں کمی بیشی کا حق کسی بھی انسان کو نہیں ہے۔

عید الاضحیٰ اور عید الفطر دونوں دن اللہ نے شعائر کے طور پر مسلمانوں کے لیے مقرر کیے، ان دنوں میں کی جانے والی عبادات بھی اللہ کے شعائر میں سے ہیں، لہٰذا قربانی بھی دینِ اسلام میں داخل ہونے والوں کا اہم شعار ہے، جسے سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ذبح کی صورت میں ادا کیا، جس کا بدل اللہ نے دنبہ کی صورت میں دیا اور تا قیامت اسے امتِ مسلمہ کے لیے مشروع کر دیا۔

صحابہ نے پوچھا: یہ قربانیاں کیا ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ.

”تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت۔“

قربانی کے جانور قربان کرنے سے عید کے دن مسلمانوں کے شان و شوکت کا کفار پر اثر پڑتا ہے۔

قربانی کی روح، اخلاص:

قربانی کی اصل روح تقویٰ و اخلاص ہے اور اسی چیز کی اللہ کے ہاں قدر و قیمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ.

”اللہ تعالیٰ تک ان (قربانیوں) کا نہ گوشت پہنچتا ہے نہ خون، بلکہ اس تک تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔“ [الحج: ۳۷]

قربانی کا وجوب:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”جس نے قربانی کا جانور نمازِ عید سے پہلے ذبح کر لیا وہ اس کی جگہ دوسرا جانور ذبح کرے۔ [بخاری، کتاب الذبائح والصید، ح: ۵۵۰۰]

رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ وہ قربانی نہ کرے تو بھی کوئی حرج نہیں بلکہ حکم دیا کہ وہ عید کے بعد قربانی کرے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت موقوف نقل کی گئی ہے کہ جس کے پاس قربانی کرنے کی استطاعت ہے پھر بھی وہ قربانی نہیں کرتا تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ [سنن دار قطنی، باب الصید والذبائح والا طعمه وغیره ذالك]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قربانی دو طرح کی ہے۔

(۱) ایک وہ جو عیدالاضحیٰ کے موقع پر نمازِ عید کے بعد گھروں میں کی جاتی ہے۔ اسے ضَحِیَّہ، ضَحَایا، اَضْحَاۃ کہتے ہیں اور اس کی جمع اَضْحٰی، اَضْحِیَّۃٌ اور اَضَاحِیْ آتی ہے۔

اسی مناسبت سے قربانی کی عید کو عیدالاضحیٰ کہا جاتا ہے یعنی قربانی کی عید۔

(۲) قربانی کی دوسری قسم وہ ہے جس میں جانور گھروں میں ذبح نہیں کیا جاتا بلکہ اسے حج و عمرہ کرنے والے کی جانب سے بیت اللہ شریف کی طرف روانہ کر دیا جاتا ہے۔ اور وہیں اسے ذبح کیا جاتا ہے اسے ہدٰی کہتے ہیں۔

قربانی کے جانور:

(۱) اونٹ، اسے عربی میں بُدُن بھی کہتے ہیں کبھی کبھی یہ لفظ گائے بیل پر بھی بولا جاتا ہے، بُدْن بَدَنہ کی جمع ہے۔

(۲) گائے، جس میں بیل خود بخود ایک ہی جنس ہونے کی وجہ سے شامل ہے۔ برصغیر کے بعض علماء بھینس کو بھی گائے کی جنس ہی قرار دیتے اور اس کی قربانی کو بھی جائز کہتے ہیں۔ عرب میں بھینس ہوتی ہی نہیں اس لیے اس کا قربانی کے حوالے سے کوئی ذکر نہیں ملتا۔ بہر حال بھینس کو قربانی کے جانوروں میں شامل نہیں سمجھنا چاہیے کیوں کہ حدیث میں اس کا ذکر نہیں ہے۔

(۳) بکری، پہاڑی بکری ہو یا بکرا ہو، چاہے گھریلو ہو۔

(۴) بھیڑ: بھیڑ کی ہر ایک قسم اس میں شامل ہے، چاہے دنبہ دنبی ہو یا چھترا۔

جانور کی عمر:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً. [ابو داؤد: ٢٧٩٤]

''صرف مُسِنّہ جانور ہی ذبح کرو۔''

مُسِنَّہ سے مراد وہ بھیڑ، بکری، گائے یا اونٹ ہے جس کے دودھ کے دو دانت اکھڑ چکے ہوں۔

جانوروں میں اس عمر کا جانور بچپن کی حدود سے نکل کر جوانی میں داخل ہو رہا ہوتا ہے۔ اس عمر کا جانور شکل وصورت کے لحاظ سے خوب صورت اور گوشت کے لحاظ سے بہت مفید اور صحت بخش غذائیت کا حامل ہوتا ہے۔ جوان جانور سے بچے اور بوڑھے جانور کی نسبت فوری اور زیادہ نفع کی امید ہوتی ہے۔ مثلاً یہ کہ حاملہ ہوگا، اس سے مزید نسل بڑھے گی، دودھ حاصل ہوگا، بیل ہل چلائے گا، اونٹ بار برداری کے کام آئے گا وغیرہ۔ اس لیے اس کی قربانی کا حکم دیا گیا تاکہ محبوب مال اللہ کے لیے پیش کیا جائے۔

مُسِنّہ کو اردو میں دو دانتا اور پنجابی میں دوندا کہتے ہیں۔

☆ بھیڑ بکری چھ ماہ سے لے کر ایک سال تک کے اندر اندر مُسِنّہ (دوندا) ہو جاتی ہے۔

☆ گائے بیل کے عموماً دو سال کی عمر تک دودھ کے دانت گر جایا کرتے ہیں۔

☆ اونٹ کے دودھ کے دانت چار سال کی عمر تک گر جایا کرتے ہیں۔

اگر مُسِنَّہ نہ ملے......:

اگر کسی کو تلاش کے باوجود مُسِنّہ (دوندا) جانور نہ ملے یعنی بازار میں دستیاب نہ ہو یا مل تو رہا ہے لیکن اس کی قیمت استطاعت کی حد سے بڑھ کر ہے تو ایسی صورت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں ایک سال کی عمر کی بھیڑ، بکری، دنبہ، بکرا، چھترا، دنبی کی قربانی کی جاسکتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ یَعْسُرَ عَلَیْکُمْ فَتَذْبَحُوْا جذعَةً مِنَ الضَّانِ.

صرف ''دوندا'' جانور ہی ذبح کرو لیکن اگر دوندا جانور ملنا دشوار ہو جائے تو پھر بھیڑ کا جُذعہ (کھیرا) جانور بھی قربان کیا جاسکتا ہے۔

[مسلم، کتاب الاضاحی، باب سن الاضحیہ: ۱۹۶۳، ابو داؤد: ۲۷۹۷]

جِذعہ سے مراد ایسا جانور جس کے دودھ کے دانت تو نہیں گرے لیکن اس کی عمر ایک سال ہو چکی ہے۔

مندرجہ بالا حدیث میں چونکہ ضان (بھیڑ) کا ذکر ہے لہٰذا صرف ایک سال کی بھیڑ ہی کو مجبوری کی صورت میں ذبح کیا جائے۔ بکری، گائے یا اونٹ کو اس حکم میں شامل نہیں سمجھا جائے گا۔

[فتح الباری: ۱۴/۱۰۔ شرح النووی للمسلم: ۱۵۵/۲]

جسمانی حالت:

قربانی کے جانور میں جسمانی حالت کے لحاظ سے مندرجہ ذیل عیب نہ ہوں:

① کانا جس کا کانا ہونا واضح ہو یا بھینگا جانور

② بیمار جس کی بیماری واضح ہو

③ ایسا لنگڑا جس کا لنگڑا پن واضح ہو۔

④ دُبلا یا کمزور جسے کمزوری کی وجہ سے چلنے میں بھی دشواری ہو۔

[ابو داؤد: ۲۸۵۲]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑤ کان آگے یا پیچھے سے کٹا ہوا یا چرا ہوا ہو یا کان میں گول سوراخ ہو۔

[ارواء العليل ٤/٣٦١]

⑥ سینگ ٹوٹا ہوا یا کٹا ہوا

⑦ ہونٹ کٹا جانور

⑧ ناک کٹا جانور

⑨ دم کٹا جانور۔[سنن ابنِ ماجه: ٣١٤٢]

جانور کا خصی ہونا عیب نہیں۔اس کی قربانی کی جا سکتی ہے۔

خریدنے کے بعد جانور میں کوئی عیب ہو جانا:

اگر جانور خریدنے کے بعد جانور میں کوئی عیب پیدا ہو جائے،مثلاً زخمی ہو گیا، سینگ ٹوٹ گیا،لنگڑا ہو گیا۔

صاحبِ حیثیت آدمی اس کی بجائے دوسرا جانور خریدے اور جو صاحبِ حیثیت نہیں اس کے لیے اسی کو قربانی کرنے کی گنجائش ہے۔

[قربانی کے احکام و مسائل ابوالمرجان حافظ انس مدنی]

حاملہ جانور کی قربانی:

اگر قربانی کا جانور حاملہ نکل آیا یا اس کی قربانی کی نیت کر چکے تو اسی کو ذبح کیا جائے گا اور بچہ اگر زندہ نکلے تو اسے بھی ذبح کر کے قربانی میں شامل کریں گے اور اگر مردہ ہو تو جانور کا ذبح کرنا ہی اس کے لیے کافی ہے اسے قربانی کے گوشت کے طور پر صدقہ کیا جائے گا۔

حاملہ جانور کی قربانی جائز ہے کیوں کہ احادیث میں اس کی ممانعت نہیں ملتی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر وہ بچہ جن دے تو اس کا سارا دودھ بچے ہی کو پلایا جائے گا البتہ اگر دودھ بچ رہے تو پھر خود بھی پیا جا سکتا ہے۔

ماں اور بچہ دونوں ذبح کر کے قربانی کیے جائیں گے۔

قربانی کرنے والے کے لیے:

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ رَایٰ هِلَالَ ذِی الْحَجَّةِ وَاَرَادَ اَنْ یَضُحِّی فَلَا یاخذ مِنْ شَعْرِہٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِہٖ.

''جو کوئی ذوالحجہ کا چاند دیکھے اور قربانی کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔[صحیح، مسلم، کتاب الاضاحی : ۱۹۷۷۔ ابو داؤد: ۲۷۹۱]

یہ پابندی صرف اس شخص کے لیے ہے جس نے قربانی دینی ہے لیکن گھر کے دیگر افراد بھی اس کی پابندی کریں تو بہتر ہے۔

ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام کی سنت کی اتباع میں قربانی دی جاتی ہے اور حج کے مناسک بھی ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی محترمہ زوجہ ہاجرا اور بیٹے اسماعیل علیہم السلام ہی کی تسلیم و رضا کے بعض بے مثال آثار پر مشتمل ہیں۔ مناسکِ حج ہی میں سے بعض امور غیر حاجی کے لیے بھی مشروع کیے گئے۔ مثلاً

ذوالحجہ کا چاند دیکھنا، قربانی کرنا، بال ناخن نہ کٹانا، ایامِ تشریق میں قربانی دینے کی اجازت ہونا، یکم ذوالحجہ سے تکبیریں کہنا وغیرہ۔

جس نے قربانی نہ دینی ہو:

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَمِرْتُ بِيَوْمِ الْاَضْحٰى عِيدًا جَعَلَهُ اللّٰهُ بِهٰذِهِ الْاُمَّةِ.

''اللہ نے مجھے اضحیٰ کے دن کے متعلق حکم دیا ہے کہ میں اسے بطور عید مناؤں جسے اللہ نے اس امت کے لیے خاص کر دیا ہے۔''

(یہ سن کر) ایک آدمی نے عرض کیا: اگر مجھے دودھ دینے والے جانور کے سوا کوئی دوسرا جانور نہ ملے تو کیا میں اس کی قربانی کر دوں؟ فرمایا:

لَا، وَلٰكِنْ تَاْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَاَظْفَارِكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَتِلْكَ تَمَامُ اُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ.

''نہیں! بلکہ اپنے بال کاٹ لو، ناخن اور مونچھیں تراش لو اور زیرِ ناف بال صاف کرلو، اللہ کے ہاں تمہاری یہی کامل قربانی ہوگی۔''

[ابو داؤد: ۲۷۸۹، ۱۳۹۹۔ نسائی: ۴۳۷۰۔ ابنِ حبان: ۱۰۴۳]

مولانا عبدالمنان نور پوری حفظہ اللہ لکھتے ہیں اس میں ذوالحجہ کا چاند دیکھ کر اگلے دس روز تک بال ناخن کٹوانے سے رکے رہنے کا ذکر نہیں، اس لیے جس شخص کا قربانی دینے کا ارادہ نہیں، اس پر پہلے دس روز میں بال ناخن نہ کٹوانے کی پابندی نہیں ہے۔ بلکہ وہ نماز عید کے بعد بال ناخن کٹوالے۔ [مقالاتِ نور پوری]

جب کہ اکثر علماء نے یہ دلیل لی ہے کہ ایسا شخص قربانی دینے والے کی طرح یکم ذوالحجہ ہی سے ناخن اور بال نہ کٹوائے۔

گوشت کی تقسیم:

تقسیم کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی کہ کتنا گوشت صدقہ کرنا ہے اور کتنا خود کھانا ہے چونکہ قربانی صدقہ ہے لہٰذا اس میں سے دوسروں کو کچھ نہ کچھ ضرور دینا چاہیے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

فرمانِ ربانی ہے:

فَكُلُوا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ. [الحج: ٢٨]

''پس اس میں سے خود بھی کھاؤ اور مفلس فقیر کو بھی کھلاؤ۔''

فَكُلُوا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَ. [الحج: ٣٦]

''پس اس میں سے خود بھی کھاؤ اور خوددار محتاج اور سوالی کو بھی کھلاؤ۔''

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كُلُوا مِنْهَا وَتَصَدَّقُوا.

''اس میں سے خود کھاؤ اور صدقہ بھی کرو۔''

[نسائی ، کتاب العتیرہ، باب تفسیر العتیرہ: ٤٢٣٠]

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پورے گوشت کے تین حصے کیے جائیں، ایک حصہ خود کھایا جائے۔ دوسرا رشتہ داروں اور پڑوسیوں کو ہدیہ دیا جائے اور تیسرا حصہ محتاجوں مسکینوں میں صدقہ کر دیا جائے۔

جو شخص مال دار ہے اور سارا سال گوشت کھانے کی استطاعت رکھتا ہے، گوشت کھاتا رہتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ صرف ایک، دو وقت کے لیے گوشت رکھے، بقیہ صدقہ کر دے۔

دورِ حاضر میں ۳۰۰ روپے کلو گوشت ہر آدمی کے بس کی بات نہیں، ایسا آدمی سال بعد چار ہزار سے لے کر سات آٹھ ہزار کی قربانی کسی نہ کسی طرح کر سکتا ہے تو وہ خود بھی کھلے دل سے کھائے اور دوسروں کو بھی کچھ نہ کچھ ضرور صدقہ دے۔

بعض لوگ صرف انہی لوگوں کو گوشت دیتے ہیں جو دروازے پر مانگنے آتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہیں، یہ درست ہے کہ مانگنے آنے والوں کو بھی دینا چاہیے، قرآن حکیم میں اس کا حکم دیا گیا ہے لیکن قربانی دینے والوں کو چاہیے کہ وہ ایسے لوگوں کو تلاش کر کے گوشت پہنچائیں جو مانگنے کے لیے نہیں آتے اور نہ ہی وہ اپنی ظاہری حالت سے محتاج نظر آتے ہیں بظاہر وہ کھاتے پیتے لگتے ہیں لیکن مہنگائی کے اس دور میں بکرے یا گائے وغیرہ کا گوشت مشکل ہی سے خرید سکتے ہیں۔

بعض لوگ قربانی کے گوشت میں سے اپنے لیے اچھا اچھا گوشت چُن لیتے ہیں اور بقیہ دوسروں کو دیتے ہیں، یہ طریقہ درست نہیں۔ اسلام دوسروں کو پسندیدہ چیز دینے کی ترغیب دیتا ہے لہٰذا جانور اللہ کے لیے ذبح کرنے کے بعد اس کا اچھا اچھا گوشت محتاجوں مسکینوں تک پہنچانا چاہیے۔

خود ویسا ہی گوشت (ملا جلا) کھائیں جیسا سب کو دے رہے ہیں۔ انسان اپنی ضرورت کو ایک حد میں نہیں رکھ سکتا، ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول کے مطابق پورے گوشت کے تین حصے کر لیے جائیں اور پھر اپنے حصے میں سے بہترین حصہ خود کھالیں اور جو پسند نہیں وہ بھی دوسروں کو صدقہ کر دیں۔

قربانی کا گوشت ذخیرہ کرنا:

عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں (ایک بار) عیدالاضحیٰ کے موقع پر دیہاتوں کے لوگ بہت زیادہ آگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اپنی قربانیوں میں سے تین رات کے لیے رکھ لو اور باقی صدقہ کر دو۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پھر اس کے بعد جب یہ موقع آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اے اللہ کے رسول! لوگ پہلے اپنی قربانیوں سے فائدہ اٹھاتے تھے، ان کی چربی جمع کر لیتے اور ان کی کھالوں سے مشکیزے بنا لیتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیوں اب کیا ہوا؟ تو لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے قربانی کا گوشت تین رات سے زیادہ رکھنے سے منع کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں اس وجہ سے روکا تھا کہ تمہارے پاس دیہاتی لوگ زیادہ آ گئے تھے۔ اب تم کھاؤ، رکھ بھی لو اور صدقہ بھی کرو۔ [ابو داؤد: ۲۸۱۲۔ مسلم: ۱۹۷۱]

نُبیشہ ہُذلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم نے تم لوگوں کو قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے اس لیے منع کیا تھا کہ تم سب کو گوشت پہنچ جائے اور اب اللہ نے تمہیں وسعت دے دی ہے (اور غنی کر دیا ہے) پس کھاؤ بھی اور ذخیرہ بھی کرو اور اجر کماؤ۔ خبردار! یہ کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں۔ [ابو داؤد: ۲۸۱۳۔ نسائی: ٤٢٣٦۔ ابن ماجه: ۳۱۶۰]

معلوم ہوا کہ اگر مفلس لوگوں کی کثرت ہو تو گوشت ان میں تقسیم کر دینا چاہیے اور اگر کسی علاقے کے لوگ کھاتے پیتے ہوں تو پھر وہ قربانی کا گوشت زیادہ دنوں کے لیے ذخیرہ بھی کر سکتے ہیں۔

دورِ حاضر میں مفلس و نادار لوگ بہت ہیں البتہ انہیں تلاش کرنا پڑتا ہے۔ نیز مجاہدین اور مہاجرین تک بھی یہ گوشت پہنچایا جا سکتا ہے۔

مسافر کا قربانی کرنا:

اگر مسافر صاحبِ حیثیت ہے تو وہ بھی قربانی کر سکتا ہے، گوشت کھلائے بھی اور صدقہ بھی کرے اور خود بھی جیسے چاہے کھائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی پھر فرمایا:
اے ثوبان! ہمارے لیے اس بکری کا گوشت لاؤ۔ ثوبان کہتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بکری کا گوشت کھلاتا رہا یہاں تک کہ ہم مدینہ آ گئے۔

[ابو داؤد: ۲۸۱۶۔ مسلم: ۱۹۷۵]

کھالوں کا مصرف:

قربانی کی کھالوں کے وہی مصارف ہیں جو زکوٰۃ کے مصارف ہیں۔ کیوں کہ قربانی بھی زکوٰۃ کی طرح واجب صدقہ ہے۔

فرق صرف یہ ہے کہ قربانی کی کھال اپنے کسی ذاتی مصرف میں بھی لائی جا سکتی ہے۔ مثلاً مصلے یا چٹائی کے طور پر استعمال کرنا، اس کا ڈول یا کوئی اور چیز بنوا لینا وغیرہ۔

قربانی کی کھال بیچ کر قیمت اپنے مصرف میں نہیں لا سکتے، اسے زکوٰۃ کے مصارف میں سے ہی کسی مصرف پر خرچ کیا جائے گا۔

قربانی کی کھال یا قربانی کا گوشت قصائی کو اجرت میں نہیں دے سکتے۔

[نیل الاوطار: ۱۲٦/۵]

قربانی کے جانور کی اون:

اگر بہت بڑھ چکی ہو اور اس سے جانور کو تکلیف ہو تو کاٹی جا سکتی ہے لیکن اسے خود استعمال کرنے کی بجائے صدقہ کر دینا زیادہ بہتر ہے۔

قربانی کا جانور فروخت کرنا:

جو جانور قربانی کی نیت سے خرید لیا یا قربانی کے لیے نامزد کر دیا اسے فروخت

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کرنا جائز نہیں، چاہے اس کی قیمت کتنی زیادہ مل رہی ہو کیوں کہ قربانی کے لیے وقف کرنے کے بعد اس سے ذاتی فائدہ اٹھانا جائز نہیں ہے۔

[مسائلِ قربانی از عبدالرشید عراقی مطبوعہ الاعتصام ۱۸ تا ۲۵ نومبر ۱۹۷۷]

قربانی کے جانور کا تبادلہ:

قربانی کا جانور کسی دوسرے سے بدل بھی نہیں سکتے۔ وجہ یہی ہے کہ وقف پر اب ذاتی اختیار ختم ہو چکا۔ [بحوالہ سابق]

جانوروں میں قربانی کا حصہ:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم راہ تھے۔ اَضحیٰ (گھروں میں کی جانے والی قربانی) کا دن آ گیا تو ہم ایک گائے میں سات لوگ اور اونٹ میں دس لوگ شریک ہوئے۔ [نسائی، کتاب الاضاحی: ۴۳۹۱۔ ترمذی: ۱۵۰۱ ابنِ ماجه: ۳۱۳۱]

ایک حدیث میں اونٹ کی قربانی میں سات افراد کو بھی شریک کرنے کا ذکر ہے۔ [ابنِ ماجه: ۳۱۳۲۔ مسلم: ۱۳۱۸]

لیکن یہ حج و عمرہ کے لیے خاص ہے۔ [مولانا صلاح الدین یوسف]

استطاعت ہو تو اکیلا آدمی بھی اونٹ یا گائے کی قربانی کر سکتا ہے۔

[ابنِ ماجه: ۳۱۳۵]۔

قربانی کا وقت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

۱۰ ذوالحجہ کو ہم سب سے پہلے عید کی نماز پڑھیں گے اور اس کے بعد واپس جا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کر قربانی کریں گے۔[بخاری: ٩٦٨]

اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ قربانی کا وقت عید کی نماز کے بعد شروع ہوتا ہے۔ جو ۱۳ ذوالحج کی عصر تک رہتا ہے۔

حج وعمرہ کرنے والوں کے لیے ۱۰ ذوالحجہ کا دن یوم النحر کہلاتا ہے۔ ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجہ کو ایامِ منیٰ یا ایامِ تشریق کہا جاتا ہے۔ ان سب میں قربانی کی جا سکتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ کُلُّھَا ذِبْحٌ ۔ [سنن دار قطنی، کتاب الصید والذبائح: ٤٧٠]

''تمام ایامِ تشریق قربانی (کرنے) کے دن ہیں۔''

رات کو بھی قربانی دی جا سکتی ہے۔[نیل الاوطار: ٥/١٤٣]

قربانی کا افضل وقت:

قربانی کا افضل وقت نماز عید کے بعد ۱۰ ذوالحجہ کا دن ہے۔ اَیَّامِ تشریق (۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجہ) کو قربانی کی صرف اجازت ہے۔

ایک گھر کی طرف سے ایک قربانی یا.......:

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تمام گھر والوں کی طرف سے ایک بکرا یا چھترا کفایت کرتا تھا۔[ترمذی، کتاب الاضاحی: ١٥٠٥]

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں اور اب بھی اہلِ عرب میں ایک بالغ مرد کا گھر الگ ہوتا ہے، خصوصاً جب وہ نکاح کر لے تو پھر والدین یا بھائیوں یا کسی دیگر رشتہ دار کے ساتھ مشترکہ رہائش یا مشترکہ گھریلو اخراجات کا کوئی تصور نہیں تھا۔

ہمارے ملک میں چونکہ ہندوانہ تہذیب کے اثرات غالب ہیں اس لیے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یہاں نسل در نسل اکٹھے رہنے، جائیداد اور اخراجات بھی مشترکہ رکھنے کا رواج ہے جس میں شرعی لحاظ سے بہت سی قباحتیں پائی جاتی ہیں۔

[تفصیل کے لیے دیکھیے ''طرزِ رہائش مشترکہ یا علیحدہ'']

اکثر لوگ اپنے تمام بیٹوں، پوتوں، بیویوں اور بعض حالات میں گھر میں مشترکہ رہائش رکھنے والی بہنوں اور بھانجیوں کی طرف سے ایک یا دو قربانیوں پر ہی اکتفا کر لیتے ہیں۔ حالانکہ ہر بالغ اور کمانے والے مرد کو اپنی قربانی دینے کا اہتمام خود کرنا چاہیے۔

عورت شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ اگر اس کا کفیل قربانی کرے تو اس کی طرف سے بھی وہ قربانی کفایت کر جاتی ہے لیکن اگر عورت صاحبِ حیثیت ہے اور اپنی کمائی یا اپنی جائیداد یا اپنی جمع پونجی اس قدر رکھتی ہے کہ وہ قربانی دے سکے تو اس کا اپنی طرف سے الگ قربانی دینا احسن ہے۔

میت کی طرف سے قربانی:

رسول اللہ ﷺ قربانی کرتے ہوئے فرماتے:

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَمِنْ آلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ.

''اے اللہ قبول فرما محمد ﷺ اور ان کے اہل خانہ اور امتِ محمدیہ ﷺ کی طرف سے۔''

مولٰنا عبدالمنان نور پوری لکھتے ہیں، دوسرے کی طرف سے قربانی نہیں دی جا سکتی، یہ صرف ایک دعا ہے جو آپ ﷺ اپنے متعلقین کے لیے قربانی کے وقت کرتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض علماء کا خیال ہے کہ قربانی دوسرے کی طرف سے بھی دی جا سکتی ہے چاہے وہ مردہ ہو یا زندہ اور ان کی دلیل بھی یہی حدیث ہے۔

حاصل یہ کہ جو شخص دوسروں کی طرف سے قربانی کرے اس کی بھی ہو جائے گی۔ کیوں کہ دوسرے کی طرف سے زندہ ہو یا مردہ مالی صدقہ کیا جا سکتا ہے البتہ اس قربانی کا سارا گوشت دوسروں کو کھلایا جائے اور کو د اس میں سے نہ کھایا جائے اور جو شخص اس بات کا قائل نہیں اس کا موقف بھی اپنی جگہ درست ہے۔

قربانی کے لیے مالی حیثیت:

☆ ہر وہ شخص قربانی دے سکتا ہے جو زندگی کی عمومی ضروریات پوری کرنے کی استطاعت رکھتا ہے۔

☆ اگر کسی پر قرض ہو جس کا مطالبہ قرض خواہ سختی سے نہیں کر رہا ہے اور اس کی آمدنی اس قدر ہے کہ اسے امید ہے کہ وہ جلد یا جب چاہے گا قرضہ اتار سکے گا وہ بھی قربانی کر سکتا ہے۔

☆ قربانی کے لیے زکوٰۃ کی شرائط نہیں ہیں کہ صرف صاحبِ نصاب ہی ادا کرے بلکہ جو صاحبِ نصاب نہیں اسے بھی قربانی کرنی چاہیے۔

☆ صحابہ میں سے اکثر صاحبِ نصاب نہیں تھے لیکن قربانی کیا کرتے تھے۔

☆ رسول اللہ ﷺ دس سالہ مدنی دور میں قربانی کرتے رہے۔

[ترمذی: ۳۵۹۱۲]

سوچنے کی بات:

دورِ حاضر میں لوگ کسی رشتہ دار کی شادی پر دس پندرہ ہزار خرچ کر لیتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تحفے تحائف دینے پر چار پانچ ہزار خرچ کرنا معمولی بات سمجھی جاتی ہے۔صرف ایک دن کی سیر پر پانچ دس ہزار خرچ کر دیا جاتا ہے۔

ایسے لوگ قربانی کرتے ہوئے یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ وہ صاحبِ نصاب نہیں یا صاحبِ حیثیت نہیں ہیں، اصل بات یہ ہے کہ ان لوگوں کے دل میں قربانی کرنے کا وہ جذبہ ہی نہیں جو ایک واجب پر عمل کرنے کے لیے ایک مسلمان کے دل میں ہونا چاہیے۔

ہمارے باپ دادا میں سے اکثر روزانہ ایک ایک پیسہ قربانی کے لیے جمع کرتے اور سال کے آخر میں ۳۶۵ روپے جمع ہو جاتے اور آسانی سے قربانی کر لیتے۔

بعض لوگ چھوٹا سا بکری کا بچہ خرید کر اسے گھر میں بڑی محبت اور محنت سے پالتے اور تنگ دستی کے باوجود اسے ذبح کر کے قربانی کا اجر وثواب حاصل کرتے۔

قرض لے کر:

جس طرح زندگی میں دیگر کام قرض لے کر کیے جا سکتے ہیں اسی طرح قرض لے کر قربانی کی جا سکتی ہے۔[فتاوی اھل حدیث]

حرام مال سے قربانی:

جو شخص حرام کاروبار کرتا ہے اس کی قربانی یا دیگر تمام صدقات اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔حرام وممنوع کمائی مندرجہ ذیل اقسام کی ہے:

☆ شراب، تمباکو، افیون، ہیروئن اور دیگر نشہ آور اشیاء کی تجارت یا ان سے متعلق کوئی کام۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

☆ فلم، کیبل، تصویر، مجسمہ سازی وغیرہ یا ان سے متعلقہ کوئی کام۔

☆ بینک سے متعلقہ کسی بھی کام میں شمولیت۔

☆ سودی کاروبار کرنے والا۔

☆ سمگلنگ کرنے والا

☆ چوری، ڈاکہ وغیرہ ڈالنے والا

☆ گانے بجانے کا کام کرنے والا

☆ رشوت لینے والا

☆ درندہ جانور کتے، بلیاں، شیر چیتے فروخت کر کے کمانے والا

☆ گداگری کرنے والا

☆ جائیداد کے جائز وارثوں کا حصہ اپنے قبضے میں رکھنے والا

قربانی کا حقیقی فائدہ اٹھانے کے لیے ضروری ہے کہ حرام کاروبار کے قریب بھی نہ پھٹکا جائے اور حرام کمائی سے پورے طور پر کنارہ کر لیا جائے۔

قربانی کا بدل:

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ دورِ حاضر میں قربانی پر بہت زیادہ مال خرچ ہوتا ہے لہٰذا قربانی کی بجائے یہ مال لوگوں کی حاجات پوری کرنے کے لیے خرچ کرنا چاہیے۔

دراصل ایسا کہنے والے اللہ کی طرف سے مشروع کیے گئے امور کی حکمتوں سے غافل ہیں۔ دوسری یہ بات ہے کہ وہ سیکولر خیالات سے متاثر ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ قربانی کا بدل کوئی عبادت نہیں ہے۔

اور ہر مسلمان پر ہر سال قربانی ایک کرنا فرض اور زیادہ کر سکتا ہو تو زیادہ قربانیاں کرنا مستحب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع پر سو اونٹ قربان کیے تھے۔

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس دور میں لوگ بہت مفلس تھے، آج ویسی حالت نہیں ہے۔ یہ بھی ایک خیالی عذر ہے، آج اس دور کی نسبت زیادہ مفلس لوگ موجود ہیں۔

دوسری بات وہی کہ مفلس لوگوں کو کھلانا قربانی کا ثانوی فائدہ ہے۔ اصل مقصد تو تقویٰ کا حصول اور اللہ کے حکم پر بصد اخلاص لبیک کہنا ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں: شہروں میں اور خاص طور پر مکہ مکرمہ میں قربانی سے صفائی کرنے کے اور گوشت سمیٹنے، سنبھالنے اور مستحقین تک پہنچانے کے بہت سے مسائل پیدا ہو چکے ہیں اس لیے اجتہاد ہونا چاہیے اور قربانی کی بجائے کوئی اور اِنفاق کا طریقہ اختیار کرنا چاہیے۔

ایسا کہنے والے بھی خیالی عذر پیش کرتے ہیں: کیا قربانی کے بغیر شہروں میں صفائی کے مسائل جنم نہیں لیتے۔ شہروں میں تو ٹریفک سب سے زیادہ فضائی آلودگی کا سبب بن رہی ہے۔

ایسا کہنے والوں کو چاہیے کہ وہ گاڑیوں میں سفر کی بجائے پیدل سفر کیا کریں تاکہ آلودگی کی وجہ سے جو مہلک بیماریاں پھیل رہی ہیں ان سے بچا جا سکے۔

قربانی کا جانور یا رقم کسی دوسری جگہ بھیجنا:

قربانی مالی عبادات میں سے ہے اور مالی عبادات میں کسی دوسرے شخص کو اپنا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نائب بنانا جائز ہے لہٰذا قربانی کا جانور کسی دوسرے شہر میں قربانی کرنے کے لیے بھیجا جا سکتا ہے۔

اسی طرح قربانی کے جانور کی رقم بھی دوسرے شخص کو دی جا سکتی ہے کہ وہ قربانی کر دے یا دوسرے شہر میں قربانی کرنے کے لیے بھیجی جا سکتی ہے۔

یورپی ممالک کے مسلمان اور قربانی:

قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا افضل ہے گو دوسرے سے بھی کروائی جا سکتی ہے، لیکن یورپی ممالک میں کسی شخص کو بھی خود ذبح کرنے یا عام جگہوں اور گھروں میں ذبح کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ نتیجہ یہ کہ وہ لاکھوں مسلمان جو یورپی ممالک میں رہتے ہیں، ہر سال قربانی اپنے ہاتھ سے کرنے، اور قربانی کرنے کے ایمان افروز مناظر دیکھنے اور اللہ کی طرف سے مقرر کردہ اس عظیم شعار سے اپنی وابستگی کے اظہار سے محروم رہتے ہیں۔

جن ممالک میں مسلمانوں پر یہ پابندی عائد ہو کہ وہ اپنے دینی شعائر سے اپنی وابستگی کا کھلے عام مظاہرہ نہ کر سکتے ہوں ان میں شرعاً رہائش اختیار کرنا ہی درست نہیں۔ جب کہ یورپی ممالک دارالکفر بھی ہیں لہٰذا ان میں سوائے شرعی ضرورت کے جانا اور بسنا درست نہیں ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمَ.

آمین!

اُمِّ عبدِ منیب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اصلاح معاشرہ سیٹ

1۔غیر مسلموں کی مصنوعات اور ہم		65/-
2۔صحافت اور اس کی اخلاقی اقدار	مریم خنساء	75/-
3۔لفظ اللہ کا ترجمہ خدا کیوں؟	محمد مسعود عبدہ	18/-
4۔بسم اللہ دعاء وشفاء		26/-
5۔طاؤس ورباب		45/-
6۔ٹی وی گھر میں کیوں؟		28/-
7۔نام اور القاب قرآن وسنت کی روشنی میں		60/-
8۔تصویر ایک فتنہ		18/-
9۔والفجر		18/-
10۔استخارہ کیوں اور کیسے		15/-
11۔ایمان کی ادنیٰ شاخ		15/-
12۔بدعت کیا ہے؟		30/-
13۔حدود کی حکمت نفاذ، تقاضے، قتلِ غیرت		30/-
14۔مشکوک اشیاء سے پرہیز		25/-
15۔معمولی چیزوں کا لین دین		18/-
16۔دعا، اذکار اور انگلیاں		18/-
17۔تقسیم وراثت اور ہمارا معاشرہ		25/-
18۔ماہ ذوالحجہ کے فضائل		12/-
19۔چند آیات کی تفسیر اور عمل صحابہ	مریم خنساء	
20۔اشیائے ضرورت کا اسلامی معیار		30/-
21۔صلہ رحمی اور اس کے عملی پہلو	مریم خنساء	40/-

مشربہ علم وحکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور